ALHAYAT
MEDIA CENTER

پس صبر کرو
یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے

دولت اسلامیہ کے رسمی ترجمان شیخ ابو الحسن المہاجر حفظہ اللہ کا خطاب

الحیات میڈیا سنٹر پیش کرتا ہے:

دولت اسلامیہ کے رسمی ترجمان، شیخ مجاہد ابو الحسن المہاجر حفظہ اللہ کے صوتی بیان "فاصبر إن وعد الله حق"

کا اردو ترجمہ، بعنوان:

پس صبر کرو، یقینا اللہ کا وعدہ سچا ہے

إنَّ الحمدَ للهِ نحمَدُهُ ونستعينُه ونستغفرُه، ونعوذُ باللهِ منْ شرورِ أنفسِنا ومنْ سيئاتِ أعمالِنا، منْ يهدِهِ اللهُ فلا مضلَّ لهُ ومنْ يضللْ فلا هاديَ لهُ، وأشهدُ أنْ لا إلهَ إلا اللهُ وحدهَ لا شريكَ لهُ، وأشهدُ أنَّ محمدًا صلى اللهُ عليهِ وسلمَ عبدُه ورسولُه، أمّا بعدُ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ * وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ} [الأنفال: 45 - 46](اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم کسی گروہ کے مقابل ہو تو جمے رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں مت جھگڑو، ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا چلی جائے گی اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے) اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے

فرمایا:{فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ}[الروم: 60](سو تو صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ جو یقین نہیں کرتے تجھے پھسلا نہ دیں)۔

صبر و ثبات اور اللہ کے وعدوں پر یقین کے ساتھ، آزمائشوں، تکلیفوں، تمام گروہوں کے ٹوٹ پڑنے، توپوں کی گھن گرج اور جنگی طیاروں کی بمباری کے باوجود اپنے رب کے وعدۂ نصرت پر کامل یقین رکھنے والے ثابت قدمی، صبر اور اجر کی امید کے ساتھ پیٹھ پھیرے بغیر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اُنہیں شدید زلزلے بھی کمزور نہیں کر پائے کہ وہ عاجز و حیرت زدہ ہو کر یا گم گشتہ و ناتواں ہو کر رک جائیں؛ بلکہ اُنہوں نے تو گھٹا ٹوپ اندھیری رات میں حق کا نور پھیلایا، اپنے خون سے ہدایت کی مشعلیں جلائیں اور گمراہی کے راستے سے بچ کر چلتے رہے۔ کتاب اللہ کے سرچشمہ ہدایت سے یہ سیراب ہوئے اور اپنے نبی ﷺ کی سنت پر یہ چلے اور اُسی پر عمل کیا۔ یہ جان چکے ہیں کہ فتح صرف رب تعالیٰ کی جانب سے آتی ہے اور یہ ایک دن کیلئے بھی تعداد یا ساز و سامان پر موقوف نہیں رہی، کیونکہ اللہ عزوجل طاقتور اور زبردست ہے اور کوئی غلبہ پانے والا اُس پر غلبہ نہیں پا سکتا؛ بلکہ وہ ایسا قہار ہے کہ جو قوت و کثرت میں حد درجہ بڑھ جانے والوں کو بھی ناکام و نامراد کر دیتا ہے۔ وہ حکیم ہے، پس اس نے تمام امور کے لیے اسباب مقرر کیے ہیں اور ہر شئے کو اسکے مقام پر رکھا ہے۔ وہ اپنی تدبیر میں، اور اپنی خلقت میں سے جس کی اُس نے نصرت کی ہے اور جس کو اُس نے نامراد کیا ہے، اِن سب افعال میں حکیم ہے۔ اُسکی تدبیر میں کہیں کمزوری یا خلل نہیں۔ اُس نے اپنے فیصلہ کن کلام میں فرمایا:{إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ} [آل عمران: 160](اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ تمہیں بے یار و مددگار چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کر سکے؟ لہٰذا مومنوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیئے)

ہاں! یہ اللہ تعالیٰ کا وعدۂ برحق اور مومن بندوں کیلئے اسکا حکم ہے۔ مخلوق میں اُسکی حکمت اور سنت و طریقہ جاری و ساری ہے؛ وہ جب چاہتا ہے آزمائش بھیجتا ہے اور جب چاہتا ہے اُسے اٹھالیتا ہے۔ وہ جاننے والا حکمت والا ہے، زمین و آسمان میں کوئی بھی چیز اسے عاجز نہیں کر سکتی اور جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو بس اتنا کہہ دیتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ ہو جاتا ہے۔ اس نے فرمایا اور اسکا فرمان حق ہے: {أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ}[البقرة: 214](کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ تمہیں ابھی وہ مصائب پیش ہی نہیں آئے جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں کو پیش آئے تھے۔ اُن پر اس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں جنہوں نے اُن کو ہلا کے رکھ دیا، تا آنکہ رسول خود اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن لو! اللہ کی مدد پہنچا ہی چاہتی ہے)۔ پس رب تعالیٰ کی سنت اور اُسکا فیصلہ ہے کہ اُسکے اوامر پر استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنے اور اُسکی جانب صدق کے ساتھ رجوع کرنے کے سوا نصرت نہیں آتی۔ سو جو کوئی اللہ کے دین کی نصرت، اللہ کے دشمنوں سے جہاد اور اُسکی اطاعت میں جس قدر زیادہ سرگرم ہوتا ہے، اسے نصرت اور اطاعت بھی اُسی قدر زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

اے امت اسلام! تاریخ ایک بار پھر خود کو ہو بہو دہرا رہی ہے اور دار الاسلام میں وہی کچھ دوبارہ سے وقوع پزیر ہو رہا ہے جو گزشتہ ادوار میں ہوا تھا؛ کتنے ہی عظیم واقعات کی تند و تیز آندھیاں چلیں جو اَن مٹ اثرات چھوڑ گئیں اور امت کے جسد پر ایسے گہرے زخم لگا گئیں جو کبھی نہ بھریں؛ لیکن بہر حال یہ سب تو گزرے ہوؤں سے حاصل ہونے والا سامان عبرت ہے اور مسلمانوں کی جماعت کو اُس خطرناک کھائی سے تنبیہ ہے کہ جو انہیں حقیقی ہلاکت سے دوچار کر دے، یعنی اُن کے ہاتھ سے دین چھوٹ جائے اور وہ اِس حال میں مریں کہ وہ ملت اسلام پر نہ ہوں۔ سو یہ رہے صلیبی امریکا اور اسکے حلیف جو دار الاسلام اور ارض خلافت پر دوبارہ پے درپے حملے کر رہے ہیں۔ گزشتہ اور موجودہ دور میں مشترکہ بات یہ ہے کہ تمام کی تمام کافر اقوام، انکے ہم رکاب مرتد حکام اور علماء سوء جن کو جھوٹ باندھتے ہوئے اہل سنت قرار دے دیا جاتا ہے، اور حتیٰ کہ جہاد اور صحیح منہج پر کاربند ہونے کے دعوے کرنے والے، سب کے سب دولت خلافت میں برسرپیکار اسلام کے سپوتوں کے خلاف ایک ہی صف میں کھڑے نظر آرہے ہیں۔

لیکن ماضی اور حال میں فرق بس اتنا ہے کہ گزشتہ دور میں مسلمانوں کی ریاست اپنی بدترین حالت میں تھی اور وہ اپنے رب کے دین سے دور تھی۔ متفرق گروہوں کے فرمانرواؤں نے اُسکا بٹوارا کر رکھا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر وہ دشمن مسلط کر دیا کہ جو انکے گھروں کے اندر تک جا گھسا اور اس نے فصلیں اور نسلیں تباہ کر ڈالیں۔ آج دار الاسلام پر مشرق و مغرب بلکہ ہر طرف سے ہونے والا حملہ تو اُسی طرح شدید ہے لیکن ارضِ خلافت میں مسلمانوں کا حال گزشتہ دور کے بالکل برعکس ہے۔ آج دولت اسلامیہ ہی ہے جو دار الاسلام کا دفاع کر رہی ہے اور اسلام کے سپوتوں کی ہمتیں بڑھا کر انہیں کھڑا کر رہی ہے کہ وہ اپنی گردنوں سے کافر اقوام کی غلامی اور چاکری کا طوق اتار پھینکیں۔ یہ دولت اسلامیہ ہی ہے جو امت کے دفاع میں گھمسان کی جنگ لڑ رہی ہے اور اپنے تمام وسائل اور قوت کو اِس جنگ میں کھپانے میں اُس نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ دولت خلافت رب تعالیٰ کے فضل اور اُسکے احسان سے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر انکے دین کی جانب واپس لا رہی ہے، جبکہ طواغیت کے علماء اور فتنہ وفساد کے پرچاری امت مسلمہ کو دین سے روکنے میں پوری قوت صرف کیے ہوئے ہیں اور انہیں تو بس یہی گوارا ہے کہ اہل اسلام ذلّت و حقارت کی تصویر بنے رہیں اور صلیبی اقوام اور انکے دم چھلے مرتد حکام انہیں بھیڑ بکریوں کی مانند ہانکتے چلے جائیں۔ لیکن دولتِ خلافت نے رب تعالیٰ کی توفیق سے مرض کی تشخیص کر لی اور اُسکے علاج کو بھی جان لیا، سو یہ اللہ عزّوجلّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا کیے بغیر اپنے راستے پر باذن اللہ گامزن رہے گی، یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں پرچم تھما دے۔

اے امت اسلام! ہم وہ قوم ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت عزت دی ہے، پس ہم اس کے سوا کسی اور چیز سے عزت کے طلبگار ہرگز نہیں بنیں گے۔ اور اس امت کے آخری حصے کی اصلاح صرف اِسی طرح ہو سکتی ہے جس طرح اسکے پہلوں کی ہوئی تھی۔ اِس دین سے عزت اُسی کو حاصل ہوتی ہے جو توحید کی شرائط کو پورا کرے اور الولاء والبراء کو اپنے اندر یوں زندہ کرے کہ وہ زندگی کے تمام معاملات؛ تنگی و کشادگی، شدت و آسانی اور خوف و پریشانی کے مابین بدلتے حالات میں اسکا جزو لاینفک بن جائے۔ دشمنوں کے اُس پر ٹوٹ پڑنے اور مصائب کے اس کو آگھیرنے کے باوجود وہ اسکا دامن تھامے رکھے۔ جو استانا مذاکرات کا رخ نہ کرے اور نہ ہی طواغیت کی جانب

بھاگے؛ ہر گز نہیں! بلکہ اِس کے بر عکس وہ ملت اسلامیہ کے راستے پر چلتا رہے اور ابو الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کے اُسوہ کی پیروی کرتا رہے اور کافر اقوام سے یہ برملا کہہ دے: {إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ} [الممتحنة: 4] (ہم تم سے قطعی بیزار ہیں اور ان سے بھی جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو۔ ہم تمہارے (دین کے) منکر ہیں۔ اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی اور بیر پیدا ہو چکا تا آنکہ تم اللہ اکیلے پر ایمان لے آؤ)۔ یہ ہے ہدایت یافتہ مومنین کا راستہ، اور اسکے علاوہ جو بھی راستے ہیں، وہ حد سے تجاوز کرنے والے اُن کفار کے ہیں جنہوں نے ربّ العالمین کی شریعت میں تبدیلی و تحریف کی۔

سوائے خلافت کے سپاہیو! اے اسلام کے شیرو! جان رکھو کہ ربِّ ذوالجلال کی رحمت اور اسکی جنت محض تمنا اور آرزو کر لینے سے حاصل نہیں ہونے والی۔ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور وسیع رحمت سے صرف اُنہی کو نوازتا ہے جو ثابت قدمی اور صبر کا دامن تھامے رکھیں اور ان وعدوں پر یقین رکھیں جو اللہ نے اُن سے کیے ہیں۔ کیا تم اپنے رب عزّوجلّ کے اِس فرمان کی تلاوت نہیں کرتے؟: {إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التوبة: 111] (اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ تورات، انجیل، اور قرآن سب کتابوں میں اللہ کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو وفا کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے؟ لہٰذا (اے مسلمانو)! تم نے جو سودا کیا ہے اس پر خوشیاں مناؤ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے) اور قرطبی رحمہ اللہ کے قول کے مطابق، لوگوں میں تجارت کا یہ اصول ہے کہ کسی نے جو چیز تجارت میں دی ہے، وہ معاوضے میں اس سے زیادہ یا کم از کم اس کے مثل نفع بخش چیز حاصل کرے۔ پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں سے اطاعت الٰہی میں اُنکا اپنی جانوں اور اموال کو لگانا اور اسکی رضا کیلئے کھپانے کو خرید لیا ہے اور اگر وہ یہ تجارت کر لیں تو اِسکا بدلہ اللہ نے جنت رکھا ہے۔ یہ معاوضہ انتہائی عظیم ہے جس کا مالِ تجارت کے ساتھ سرے سے کوئی موازنہ ہی نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اُس انداز میں، جس سے وہ مانوس ہیں، سمجھانے کیلئے خرید و فروخت کی اصطلاحات والا اسلوب اختیار فرمایا ہے۔ پس بندے پر اپنی جان اور مال کو اللہ کے حوالے کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِسکا اجر وثواب ہے، اس لیے اِسے خرید کا نام دیا گیا ہے۔

اے خلافت کے شہسوارو! زمین و آسمان کے رب کی قسم! یہ بڑے نفع کا سودا ہے۔ اور باذن اللہ تعالیٰ ہم نہ تو سست پڑیں گے اور نہ ہی اس راہ سے ہٹیں گے۔ پس دشمن سے مڈ بھیڑ کے وقت ثابت قدم رہو اور صدق و وفا کو اختیار کرو۔ سو جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اُس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ یہ نفع بخش تجارت رب تعالیٰ نے صرف اُن بندوں کیلئے رکھی ہے جو اپنی جانوں کو اُسکے کلمے کی سربلندی اور شریعت کے نفاذ کی خاطر سستے داموں فروخت کر دیتے ہیں۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ کی سب سے بڑی غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے رب کی رضا و مغفرت اور احسان و توفیق کو حاصل کر لے؛ اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ اُسکے اوامر پر عمل پیرا ہو جائے اور اُسکی جانب سے منع کردہ امور سے بچا جائے اور ہر جگہ اللہ کے دشمنوں کو للکار کر انکا مقابلہ کیا جائے یہاں تک کہ دین کل کا کل اللہ کیلئے ہو جائے اور

زمین کل کی کل شریعت الٰہی کے زیرِ سایہ آ جائے۔ پس اگر جیے تو سعادت کی زندگی جیے اور مرے تو عزت کی موت مرے۔ اصحاب رسول ﷺ اور سلف صالحین کا یہی حال تھا۔ اور یہ تمہارے نبی ﷺ کی جانب سے بشارت ہے: (تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانًا بِي، وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي، فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ، لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ، وَرِيحُهُ مِسْكٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ أَبَدًا، وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ) [رواہ مسلم] (اللہ تعالیٰ نے خود (ایسے شخص کی) ضمانت دی ہے کہ جو شخص اس کے راستے میں نکلا، میرے راستے میں جہاد، میرے ساتھ ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا اور کسی چیز نے اسے گھر سے نہیں نکالا، اس کی مجھ پر ضمانت ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا، یا پھر اسے اس کی اسی قیام گاہ میں واپس لے آؤں گا جس سے وہ (میری خاطر) نکلا تھا اور جو اجر اور غنیمت اس نے حاصل کی وہ بھی اسے حاصل ہو گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو زخم بھی اللہ کی راہ میں لگایا جاتا ہے (تو زخم کھانے والا) قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا جس حالت میں اس کو زخم لگا تھا، اس (زخم) کا رنگ خون کا ہو گا اور خوشبو کستوری کی، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی بھی لشکر سے نہ بیٹھتا، لیکن میرے پاس اتنی وسعت نہیں ہوتی کہ میں سب مسلمانوں کو سواریاں مہیا کر سکوں اور نہ ہی ان (سب) کے پاس اتنی وسعت ہوتی ہے اور یہ بات ان کو بہت شاق گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر جہاد کروں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔)

اے لوگو! کیا تمہیں اہل ثبات کے واقعات نہیں پہنچے؟ کیا تمہارے کانوں سے خبر نہیں ٹکرائی؟ اور خبر بھی کونسی؟ ایسے دور میں جب آزمائش بہت کڑی ہو چکی ہے اور زمام کار اور قیادت اہل کفر اور معاشرے کے رزیل ترین افراد کے ہاتھوں میں آ چکی ہے، جن کے قدم کیچڑ آلود ہونے کے سبب راہ حق سے پھسل گئے ہیں، اور وہ اب امر بالمروف اور نہی عن المنکر پر ثابت قدم اہل ایمان کے بارے میں زبان درازی کرنے لگے ہوئے ہیں؛ وہ اہل ایمان کہ جنہوں نے صلیبی یورپ کو اسکے عین قلب میں پہنچ کر کچھ اِس انداز سے تنبیہ کی کہ اسکے کان بہرے ہو گئے اور اُس میں رعب و دبدبہ اور خوف وہراس پھیل گیا، اور اُس نے جان لیا کہ آمنے سامنے کا مقابلہ اب ہو کر رہے گا۔ یوں ایمان کا خیمہ بفضل اللہ بلند ہوا اور کفر کا خیمہ سرنگوں ہو گیا۔ آپ جہاں بھی چلے جائیں، آپ کو سرت کے مہاجرین وانصار اور اہل خیر کی داستانیں سننے کو ملیں گی، جنہوں نے تفرقے اور اختلاف کو ترک کرتے ہوئے لیبیا کی سرزمین پر پرچم توحید کو سربلند کیا، اور رب تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے مسلمانوں کی صفوں اور انکے امر کو متحد کرنے کو ترجیح دی۔ اس مقصد کیلئے انہوں نے مسلمانوں کے خلیفہ اور امام کی بیعت کی تو اللہ ربّ العزت نے انہیں کئی علاقوں پر فتح عطا فرمائی جن میں انہوں نے شریعت الٰہی کی بالادستی قائم کی، دین کو قائم کیا، حدود کو جاری کیا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیا۔ اُنکے افعال کے سبب کئی ایک کے چہرے سوج گئے اور انہوں نے مدد، تعاون اور اطاعت کی امیدیں دلا کر صلیبی اقوام کو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جنگ کیلئے اکٹھا کر لیا اور اس متکبرانہ حملے اور لشکر کشی کی

زمام کار اِس زمانے کے زنادقہ، اخوان الشیاطین نے اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ پس انہوں نے دولتِ خلافت سے جنگ کیلئے اپنے تمام وسائل اور طاقتوں کو کھپا دیا، اور ان فتوؤں کو بھی کہ جن سے ارتداد، صلیبیوں کی چاکری، معصوم خون بہانے اور حرمتوں کو پامال کرنا یہ اپنے لیے حلال کر لیتے ہیں۔ پس اِس علاقے میں ہونے والے شدید ترین معرکے میں خلافت کے سپاہی اور فاتحین کے سپوت دین کی عطا کردہ عزت، ایمان کی بلندی اور جان و مال اور اہل و عیال کی قربانی دیتے ہوئے دشمن کے خلاف کسی چٹیل پہاڑ کی مانند ڈٹ گئے، کامل یقین اور اجر کی امید کے ساتھ، اور انکا قول یہی تھا:{قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ} [التوبة: 52](تم ہمارے حق میں جس چیز کا انتظار کر سکتے ہو وہ یہی ہے کہ ہمیں دو بھلائیوں میں سے کوئی ایک بھلائی مل جائے اور ہم تمہارے حق میں جس چیز کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تمہیں اپنے ہاں سے خود سزا دیتا ہے یا ہمارے ہاتھوں دلواتا ہے۔ لہٰذا تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں)۔ پس انہوں نے صلیبیوں کے دم چھلوں کو خوب ناکوں چنے چبوائے اور انہیں چھ ماہ یا اس سے کچھ زیادہ عرصے انہیں گھمسان کی جنگوں میں گھسیٹا اور یوں اسلام کے ابطال اور دولت اسلامیہ کے سپاہی عذر خواہی اور اپنا فرض نبھا لینے کے بعد اپنے رب کی جانب روانہ ہو گئے، ہمارا انکے بارے یہی گمان ہے اور اللہ انکا حساب لینے والا ہے{وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ * الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} [البروج: 8 - 9](اور انہیں مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو ہر چیز پر غالب اور قابل ستائش ہے۔ اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی، اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے)۔ اس مجاہد گروہ کی ثابت قدمی بہت اثر انگیز رہی، اس کے بعد کہ انہوں نے ایسی سرزمین جہاں شریعت قائم تھی، سے پسپاء ہونا اور اُسے ربُّ العالمین سے کفر کرنے والی قوم کے حوالے کرنے کی بجائے صبر اور اجر کی امید کے ساتھ اللہ کی راہ میں موت اور قتل ہونے کو ترجیح دی۔ پس انہوں نے اہل ایمان کیلئے صبر و مصابرت، رباط اور قربانی و فداکاری کی زندہ مثال قائم کی ہے۔ یہ قربانیاں اہل اسلام کیلئے دعوت ہیں کہ وہ اپنے اِن راست باز سپوتوں کو پہچانیں کہ جو ذلت کو مسترد کر کے ایساپل بن گئے جس کو عبور کر کے امت مسلمہ باذن اللہ، عزت و شہامت اور فتح و تمکین کے ساتھ نئی سرزمینوں میں داخل ہو گی۔

هُما سبيلانِ إمّا النصرُ نُدرِكُه *** أو جنّةُ الخُلدِ فيها أطيبُ النُّزُلِ

ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں، یا تو فتح ہے *** اور یا جنت جس میں بہترین مہمان نوازی ہو گی

لسنا نُقاتِلُ بالآلافِ نَحشُدها *** ألفاً لألفٍ من الأبطالِ مُكتملِ

ہم تعداد کے بل بوتے پر قتال نہیں کرتے *** اگرچہ ہماری تعداد ہزاروں ہزار ہی ہو

إنّا نقاتلُ بالدِّينِ الذي ضَمنتْ *** أعلامُه النَّصرَ في أيَّامِنا الأُوَلِ

ہم تو اُس دین کے بل بوتے پر قتال کرتے ہیں، کہ جس نے ہمیں آغاز ہی سے فتح کی بشارت دی

تَقلَّدُوا العزمَ للهيجاءِ وادَّرَعُوا *** من صادِقِ البأسِ ما يُغني عن الحِيَلِ

انہوں نے جنگ میں عزم کا مظاہرہ کر کے دلیری کو ڈھال بنایا *** ایسی ثابت قدمی جس کے بعد اسباب کی ضرورت نہیں رہتی

وأقبلوا لو تَميلُ الشُّمُّ من فَزَعٍ *** لم يضطربْ جَمعُهم خَوْفاً ولم يَمِلِ

وہ اسطرح جھپٹے کہ جہاں بڑے سے بڑا دلیر بھی ڈگمگا جائے *** لیکن انکو وہاں نہ ہی اضطراب نہ ہی خوف اور کمزوری لاحق ہوئی

مَن يُؤْثر الحقَّ يبذُلْ فيه مُهْجَتَهُ *** ومن يكُنْ هَمُّهُ أقصَى المدَى يَصِلِ

جو حق کو ترجیح دے وہ اس کیلئے جان کھپاتا ہے *** اور جس کے اہداف اونچے ہوتے ہیں وہ انہیں پا بھی لیتا ہے

پس اے خلافت کے سپاہیو! خبردار کہیں دشمن کیلئے نرم نہ پڑ جانا کہ ہم نے آپ کو یہ حکم نہیں دیا اور کافر اقوام نے بھی آپ کو ہمیشہ اِسی حال میں پایا ہے، جن میں سرفہرست امریکا ہے جو اُس وقت سے لے کر اب تک اللہ کے فضل سے فتح کی کوئی خوشی نہیں منا سکا جب سے اُس نے خود کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں جھونکا ہے۔ اور ہم اب بفضل اللہ ایک نئے دور میں داخل ہو چکے ہیں، جس میں خلافت کی عمارت اپنی پوری شان اور بلندی کے ساتھ قائم ہے۔ پس کفر چاہے کتنا ہی بپھر تا رہے، اسے ہماری طرف سے باذن اللہ تعالیٰ وہی کچھ دیکھنے کو ملے گا جس سے اسے خوب تکلیف پہنچے گی، کیونکہ اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ اللہ ہی ہمارا اُنکے خلاف مددگار ہے؛ ہاں! اللہ ہی اُن پر ہماری مدد کرے گا۔ ابھی تو بس جنگ کے ابتدائی شعلے نظر آ رہے ہیں، اور اس میں غالب وہی رہے گا جو صبر اور صدق کا دامن تھامے رکھے گا، نہ کہ وہ جو وقتی طور پر دوڑ میں آگے نکل جائے؛ اور حتمی نتیجہ تو اختتام پر ہی نکلتا ہے۔

اے اسلام کے سپاہیو اور لیبیا میں خلافت کا جھنڈا تھامنے والو! اپنے دین اور اپنی امت کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ہرگز ہرگز ایسا نہ ہونے پائے کہ تم زندہ ہو اور کوئی اسلام پر تمہاری سمت سے حملہ آور ہو جائے، اور تمہارے بھائیوں نے اپنے عہد اور مسئولیت سے وفا کی ہے، تو اگر تم نے صبر کیا حق پر ثابت قدم رہے اور شک میں نہ پڑے تو تم باذن اللہ اس فصل کا بہترین ثمرہ پاؤ گے جس کو خون سے سیراب کیا گیا ہے اور جسم کے ٹکڑوں سے غذا مہیا کی گئی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے آزمائش کے ایام میں کہا گیا: "اے ابو عبد اللہ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ کیسے باطل حق پر غالب آ گیا ہے؟" تو انہوں نے فرمایا: "ہرگز نہیں، باطل کا حق پر غلبہ تب ہی ہوتا ہے جب دل ہدایت سے گمراہی کی جانب منتقل ہو جائیں، لیکن ہمارے دل تو ابھی حق کے ساتھ مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں"۔ اور بے شک تمہارے بھائیوں نے صبر اور ثبات کی وہ مثالیں قائم کی ہیں جنکی اقتدا کی جانی چاہیے، پس اللہ سے مدد مانگو، اور دیکھو ہرگز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مرتدین کو عیش کی زندگی یا سکون کی نیند نصیب ہو جائے۔ جنگ جاری ہے، اور دن الٹ پھیر ہوتے رہتے ہیں اور انجام کار تو متقین ہی کے لیے ہے۔

اے اہل سنت! اے عراق اور شام میں اہلِ سنت،! دولتِ خلافتِ اسلامیہ عراق اور شام میں اور ہر اُس جگہ جہاں اس کی سلطنت پہنچتی ہے، پر جنگ برپا کرنے کیلئے اہلِ کفر کی جماعتیں اور صلیبی اقوام تیاریاں مکمل کر چکی ہیں جنکی قیادت امریکا کر رہا ہے اور انکا گمان ہے کہ وہ

مسلمانوں کے اندر سے جہاد کی تڑپ کو ختم کر دیں گے اور انکے دلوں میں عزت و شرف کی تمنا کو مٹا دیں گے، اسکے بعد کہ خلافتِ اسلامیہ اہل اسلام کے شیرازے کو مجتمع کر چکی ہے اور اُنکی صفوں اور کلمے کو ایک امام اور ایک جھنڈے تلے متحد کر چکی ہے۔ آج یہ حتی المقدور کوشش کر رہے ہیں کہ دولت اسلامیہ کے غلبے اور نفوذ والے علاقوں پر قبضہ کر لیں، وہ اسلامی ریاست جو اب بھی مسلمانوں کے لیے رافضیوں، نصیریوں اور ملحدین کے خلاف مستحکم قلعہ اور مضبوط ڈھال ہے۔ اور تم موصل اور تلعفر پر صلیبیوں کے اکٹھ اور اجتماع کے بارے میں جان ہی چکے ہو اور خلافت کے عزت دار بیٹوں کی ان شہروں کیلئے دی گئی قربانیوں کو بھی تم جان چکے ہو، اور ہمارا گمان ہے کہ تم مہاجرین اور انصار کی دی گئی عظیم قربانیوں سے غافل نہیں ہو گے اور بے شک اللہ کے فضل سے بہادری، شجاعت اور اللہ کے لیے اپنی جانوں کو سستی کر کے قربان کرنے اور اسکی خوشی کیلئے موت پر جھپٹنا، آج پوری دنیا کے متفرق قبائل سے آئے ہوئے اسلام کے بہترین سپوتوں کیلئے ایک عظیم مقصد اور شیوہ بن چکا ہے۔ بلکہ آج آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک انصاری جہاد میں مہاجر سے سبقت لیجا رہا ہے، اور اللہ کی توفیق اور اُسکے کرم سے استشہادی عملیات میں صرف نوجوان ہی نہیں بوڑھے بھی، بلکہ سب ہی ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش میں ہیں۔

وَفِتياناً يَرونَ القَتلَ مَجداً *** وَشيباً في الحُروبِ مُجَرِّبينا

اور نوجوان جو جنگ میں قتل ہونے کو رفیع الشان سمجھتے ہیں *** اور ادھیڑ عمر، جو جنگوں میں آزمائے ہوئے ہیں

فموتي بغيظِكِ أمريكا، موتِي بغيظِكِ، فلنْ تُهزمَ أمةٌ يتسابقُ أبناؤها شيباً وشباناً على الموتِ وإزهاقِ النفسِ رخيصةً في سبيلِ اللهِ، ولنْ يُغلبَ جيلٌ همُّهُ الآخرةُ وحسنُ العاقبةِ. فانهدوا يا أهلَ السنةِ لنصرةِ إخوانِكُم والتحموا في صفِّهِمْ، وقفوا موقفاً يسركمْ أنْ تَلقَوا اللهَ بهِ وهوَ راضٍ عنكُم، وإنَّ الصـليبيينَ وأممَ الكفرِ اليومَ يمضـونَ في مسـعىً خبيثٍ ومكرٍ حثيثٍ، لإفراغِ المناطقِ منكُم يا أهلَ السـنةِ في العراقِ والشـامِ، لتكون طوعَ قيادِ الرافضـةِ والنصيريةِ والملاحدةِ الأكرادِ، فقد علموا من قبلُ ومن بعدُ أنَّكُم أشـدُّ الناسِ عداوةً لهم، وأخطرُهُمْ على دويلةِ اليهود وعملائِهِم من حكوماتِ الردةِ في الخليجِ والمنطقةِ على حدٍ سـواء، إضافةً إلى ما يخشَونه على مصالحِهِم ومكتسباتِهِم في ديارِ المسلمينَ المغتصبةِ، وقد أنشبوا مخالبَهم في جسدِ الأمةِ منذُ قرونٍ، فلتُقلَعَنَّ تلكَ المخالبُ ولتُقطَعَنَّ تلكَ الأيديْ بإذنِ اللهِ، بإيمانٍ وثباتٍ وتوكلٍ وصـبرٍ وعزمِ أبناءِ الخلافةِ إن شـاءَ اللهُ، وإنها الوعودُ الربانيةُ شـاؤُوا أم أبَوا، خططوا أو مكروا، فلن يكونَ إلا أمرَ اللهُ وقدَرُهُ، فقدْ تكفلَ اللهُ بالشـامِ وأهلِها، وإنا نحسنُ الظنَّ بربِّنا فلنْ يضيِّعَنا،

پس اپنے غصے میں جل مر وا اے امریکا، جل مر واپنے غصے میں، تم ہر گز ایسی امت کو شکست نہیں دے سکتے جس کے بیٹے چاہے جوان ہوں یا بوڑھے، موت کو پانے کے لیے سبقت لیجانے کی کوششیں کر رہے ہیں اور اپنی جانوں کو اللہ کی راہ میں سستے داموں بیچ رہے ہیں۔ ایسی امت ہر گز ہر گز مغلوب نہیں ہو سکتی جس کی تمام سوچ و فکر اور غم آخرت کی کامیابی پانا ہے۔ اے عراق اور شام میں اہل سنت! آج صلیبی اور تمام کفریہ اقوام ایک خبیث کوشش اور رذیل مکر میں لگی ہوئی ہیں کہ تمام علاقوں سے آپ کو نکال کر یہ علاقے رافضیوں، نصیریوں اور ملحد کردوں کے تسلُّط میں دے دیے جائیں۔ یہ واضح طور پر جان چکے ہیں کہ تم اُن سے شدید عداوت رکھنے والے ہو، اور یہودی ریاست، خلیج کی

مرتد حکومتوں میں انکے ایجنٹوں اور اِس تمام علاقے کے لیے تم ہی سب سے زیادہ خطرناک ہو۔ ساتھ ہی ساتھ انکو بلادُ المسلمین میں اپنے مفادات پر ضرب پڑنے کا بھی خطرہ ہے اور یہ صدیوں سے امت مسلمہ کے جسم میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں، پس یہ پنجے کھینچ لیے جائیں گے اور یہ ہاتھ کاٹ دیے جائیں گے باذن اللہ، ایمان، ثبات، توکل، صبر اور خلافت کے سپوتوں کے عزم کے ساتھ ان شاء اللہ۔ اور یہ اللہ کا وعدہ ہے چاہے انکو اچھا لگے یا ناگوار گزرے، چاہے یہ کتنے ہی منصوبے بنائیں اور کتنے ہی مکر کریں لیکن اللہ کا حکم اور اسکی قدرت ہی غالب رہے گی، بلاشبہ اللہ نے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے، اور ہم اپنے رب کے ساتھ اس معاملے میں حسن ظن رکھتے ہیں پس وہ ہمیں ہر گز ضائع نہیں کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب لشکروں میں تمہاری تشکیل کی جائے گی، ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک یمن میں اور ایک عراق میں۔ ابن حوالہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے لیے (اِن میں سے ایک لشکر) منتخب فرما دیجیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "تم پر شام کے لشکر کو اختیار کرنا لازم ہے، لیکن اگر تم لوگ اس سے انکار کرو، تو پھر اپنے یمن کو اختیار کرنا اور اسکے تالابوں کا پانی پینا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے متعلق (فتنوں سے حفاظت کی) ضمانت دی ہے۔) اور باذن اللہ مسلمانوں کے لشکر شام، عراق، یمن اور ہر وہ جگہ جہاں تک خلافت کی سلطنت پہنچتی ہے، اُس میں سے ایک بالشت بھی ہر گز نہیں چھوڑیں گے، اور اگر کفر کے سرداروں اور صلیبی پیشواؤں اور سالاروں کا گمان ہے کہ اُنکے زوال کے ربانی وعدوں اور آنے والے واقعات کی بشارتوں کے وقوع پذیر ہونے سے وہ بچ جائیں گے یا وہ خیال کرتے ہیں کہ کسی قصبے، شہر، علاقے یا کسی معرکے میں اسلام کے بیٹوں کو قتل کر کے وہ فتح پا لیں گے تو یہ سب انکے وہم اور باطل خیالات ہیں؛ بلکہ موت کو اسکی جگہوں پر تلاش کرنے اور موت کی تمنا کرنے والے یہ مردان کار تو نکلے ہی اس لیے ہیں کہ وفا اور صدق کا ثبوت پیش کریں، یہی ہمارا اُن کے بارے میں گمان ہے اور اللہ ہی اُن کا حساب لینے والا ہے۔ پس اے صلیب کے بندو تمہارا گمان اور خیال کتنی دور کی کوڑی ہے یا ناممکنات میں سے ہے، بے شک اللہ اپنے بندوں سے کیے گئے وعدے پورے کرنے والا ہے: {وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ} [النور: 55] (اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے، وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں ضرور ہی جانشین بنائے گا، جس طرح ان لوگوں کو جانشین بنایا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے ان کے اس دین کو ضرور ہی اقتدار دے گا جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور ہر صورت انھیں ان کے خوف کے بعد بدل کر امن دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جس نے اس کے بعد کفر کیا تو یہی لوگ نافرمان ہیں)

پس اے شام میں اہل السنہ! الباب شہر اور اسکے مضافات میں تم کفری اتحاد کے کرتوتوں کو چشم حقیقت سے دیکھ چکے ہو اور مرتد ترکی اخوانی فوج اور بے غیرت، رذیل اور ایجنٹ صحوات کے کتوں نے اہل سنت کا جو قتل عام کیا ہے وہ بھی تم نے مشاہدہ کیا جبکہ روسی، امریکی اور انکے مرتد دُم چھلوں کی بمباری سے شہر میں ہونے والی بڑی تباہی کے بھی تم گواہ ہو، انہوں نے نہ عورتوں، بچوں پر رحم کیا نہ بوڑھوں پر، جبکہ

سیکولر کر دیوں اور نصیریوں نے اہل اسلام پر شدید ترین حملے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شہر سے ملحق گاؤں پر حملہ برپا کیے رکھا، لیکن اِس سب کے باوجود ہم علماء سوء-اللہ اِن پر لعنت کرے اور اُنہیں رسوا کرے-سے ان واقعات کی مذمت، انکار نہیں سنتے نہ ہی حرمتوں کی پامالی پر انکی غیرت جاگتی ہے، بلکہ یہ تو باعزت موقف اختیار کرنے کے اہل ہی نہیں۔ اسکے برعکس انکی بے ہنگم آوازیں ہمیں صرف مجاہدین پر جھوٹ وافتراء باندھتے اور انہیں بدترین صورت میں پیش کرتے ہی نظر آتی ہیں اور یہ اللہ کی قسم صلیبیوں کا وہ نیزہ ہیں جو وہ ہر اُس شخص پر استعمال کرتے ہیں جو امت مسلمہ کو اُسکی ماضی کی عزت واپس دلانا چاہتا ہے اور اُسے عہدِ سلف کی جانب واپس لیجانا چاہتا ہے اور اِس لیے یہ علماء سوء، بلاد المسلمین میں غاصبانہ وجود رکھنے والی تمام عالمی کفری احزاب کی طرف سے جنگ و جدل میں مصروف ہیں۔ پس اے شام میں اہل السنہ! عقل پکڑو اور تمہارے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں انکو سمجھو۔ بے شک دولت اسلامیہ نے ایک دن کے لیے بھی اپنا دروازہ اُس کے لیے بند نہیں کیا جو اِس کے پاس صدق اور رجوع کے لیے آئے اور دولت اسلامیہ تمہارے لیے صرف خیر اور عزت ہی چاہتی ہے۔ اور حلب میں تمھیں تکلیف اور مصیبت پہنچی جب مرتد صحوات شہر کو چھوڑ کر بھاگ نکلے اور ڈالروں کے لیے دولتِ خلافتِ اسلامیہ سے قتال کرنے کے لیے چل نکلے جبکہ اسکے برعکس نصیریوں سے جنگ کیے بغیر حلب کو اُنکے حوالے کر دیا۔ آج یہ بدترین کمینے پن، رذالت اور دغابازی وغداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے الباب شہر میں قتل وغارت اور دربدر ہونے والوں کے گھروں میں لوٹ کھسوٹ اور چوری چکاری میں مصروف ہیں حالانکہ اِس شہر کے باسیوں کی لاشیں آج بھی کھنڈرات کے نیچے دبی پڑی ہیں اور کفر سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔ جس طرح انہوں نے نصیری نظام سے صلح کرکے اُسے موقع فراہم کیا کہ نصیری نظام اپنے ٹوٹتے سانسوں کو درست کر سکے اور خلافت کے خلاف تمام محاذوں پر اپنی تمام قوت کھپادے تو بالکل تعجب نہ کیجیے گا اگر کل کو وطن کیلئے جنگ اور انسداد دہشتگردی کے لیے یہ نصیریوں کے شریک کار اور حلیف بن جائیں-وہ جو اپنے آپ کو جبہات، کونسلوں اور تحریکوں کے ناموں سے متعارف کرواتے ہیں جنگلی گرگٹ کی مانند ہر دن ایک نئی کیفیت اور نیا حال اور نیا موقف ہوتا ہے۔ یہ سب صلیبیوں کی ڈھال اور نصیریوں کا دفاع کرنے والے ہیں اور یہی آپکی تمام مصیبتوں اور تکلیفوں کے ذمہ دار ہیں۔ اے اہل سنت! اللہ کے بعد دولتِ خلافت کے علاوہ آپکا کوئی نہیں جو آپکے دین کی حفاظت کرے جس میں آپکی عزت ہے اور جس میں مشکلات اور مصیبتوں سے چھٹکارے کی راہ ہے۔ یہ دولتِ خلافتِ اسلامیہ ہی ہے جو آپکی عزت و شرف کی حفاظت کرتی ہے پس اے اہل سنت اپنی عزتِ رفتہ اور شرف کی جانب لوٹو، آگے بڑھو اور زندگی دینے والے اور اللہ کے عذاب سے بچانے والے امر کو پکڑلو، جہاد اور رباط کی جانب، ایسی عبادت جس کو تم نے ضائع کر دیا تو تم راستہ کھو بیٹھے اور تمہیں ذلت اور اہانت کا لباس پہننا پڑا، میرے ربّ کی قسم اُس نے تمہیں بے کار نہیں پیدا کیا، اور تمہارے لیے ایک وقت مقرر ہے جب تمہاری اپنے ربّ سے ملاقات ہوگی اور وہ تم سے سوال کرے گا پس اپنا جواب تیار کرلو۔

اے خلافت کے مجاہدو اور اے اہل اسلام! بے شک جرم و فساد کا سرغنہ امریکا اپنی قوت کی وجہ سے دھوکے میں مبتلا ہے اور تکبر نے اسکو اندھا کر دیا ہے پس وہ زوال اور ہلاکت کے گڑھے میں گرتا چلا جارہا ہے، ہاں وہ ہلاک ہوگا اور کوئی اُسے بچانے والا نہ ہوگا۔ امریکا نے پوری کوشش کی کہ وہ ان جنگوں میں شریک نہ ہو لیکن اُسے کامیابی نہ ہوئی اور اُسے مجبوراً شام اور عراق کی جنگ میں شریک ہونا پڑا اور یہیں وہ اپنی آخری سانسیں لے گا۔ اس سے پہلے وہ ذلیل ہو کر اور شکست کھا کر بھاگ چکا ہے اور آج اس سرزمین پر واپس قدم رکھ رہا ہے لیکن یہ

تو الٰہی وعدے ہیں اور ہم اللہ کے فضل سے انکے گمان کے برعکس عزت اور تمکین و غلبے کی حالت میں ہیں جبکہ امریکا کو اسکے حلیف، اسکے ساتھ کا اکٹھ اور تمام لگڑ بگڑ، مجاہدین کے ساتھ آمنے سامنے کے مقابلے کے لیے مجبور کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ اگر ہمارے ہاتھ سے کوئی شہر، علاقہ یا قصبہ نکلتا ہے تو یہ محض آزمائش اور جماعت المسلمین کی تمحیص و صفائی ہے تا کہ مجاہدین کی صفوں کی صفائی ہو سکے اور تا کہ اُن میں سے کوڑا کر کٹ نکل جائے اور اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے چن لے۔

یہ وقت تو محض سمندر کی موجوں کی طرح ایک جزر ہے جس کے بعد بلندی اور فتح اکبر حاصل ہو گی باذن اللہ، بغداد، دمشق، القدس، عمان اور جزیرہِ محمد ﷺ فتح ہوں گے، اور یقیناً ایمان سے سرشار دستے فارس پر حملہ کریں گے اور قم اور تہران کو فتح کریں گے اور اسکے بعد ہم روم پر حملہ کریں گے تو شیر دل مجاہدین تکبیر بلند کریں گے اور قسطنطنیہ جنگ کے بغیر فتح ہو جائے گا، یہ ہمارے ربّ کا وعدہ ہے اور ہمارے نبی ﷺ کی بشارت ہے۔ بے شک ارضِ خلافت میں ایک پوری نسل کی تربیت توحید اور اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی کے عقیدے پر ہو چکی ہے، جنکو یہ مرغوب ہے کہ وہ اپنے رب کی راہ میں اور اپنے دین کی عزت و رفعت کی خاطر قتل ہوں، پس اے امریکا! تجھ میں انکے مقابلے کی سکت کہاں؟! اور تو اس بارے میں کر ہی کیا سکتا ہے؟ انکے تو خون میں ایمان سرایت کر چکا ہے اور دین کے ذریعے انہوں نے عزت اور غلبے کا مزہ چکھ لیا ہے، اے امریکا تو نے اپنی کتنی ہی توانائیاں عراق، خراسان اور پوری دنیا میں اہل اسلام کو انکے دین سے دور کرنے کے لیے صرف کی ہیں اور تو نے مجاہدین سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لیے کتنی کوششیں کی ہیں اور اس کام کے لیے بلعام بن باعورہ کے جانشین شریر اور فسادی علماء کی خدمات حاصل کی ہیں لیکن بے سود؛ ہاں! تمہاری تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ تمہارے لیے اپنے اہداف کا حصول انتہائی مشکل ہو چکا ہے اور تمہاری تمام مساعی برباد ہو چکی ہے۔ یہ رہے وہ مجاہدین جو بارودی گاڑیوں پر سوار ہو کر دشمن پر حملہ کرتے ہیں اور جو پہلی صفوں میں قتال کرتے ہیں جنکی داڑھیاں سفید ہو چکی ہیں لیکن انہوں نے بھی انکو خون کا خضاب لگانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

بے شک اللہ نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور امریکا نے جھوٹ بولا اور وہ ناکام و نامراد ہوا جب اللہ نے ہمیں ایک بڑے علاقے پر فتح دی اور تجھے رسوا کر دیا اور تجھے اور تیرے فوجیوں کو نشان عبرت بنا دیا۔ تو نے مجاہدین کے مقابلے کے لیے کثیر اموال خرچ کیے اور اپنی ملکیت میں موجود ہر چیز کو کھپا ڈالا تو اللہ کے فضل سے وہ سب کچھ کمزور مجاہدین کو آسانی سے غنیمت حاصل ہو گیا۔ بے شک اللہ نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندوں کی مدد کی اور اپنے لشکروں کو عزت دی اور اے امریکا تو نے جھوٹ بولا اور تو رسوا ہوا۔ آج تو تمام تر کوششوں اور مشقتوں کی ناکامی کے بعد مذاق بن کر رہ گیا ہے، جب تو نے گمان کیا کہ تو نے عراق میں مجاہدین کا خاتمہ کر دیا ہے اور تو نے رافضیوں کو عراق کی حکومت سونپ دی تو ہم نے اللہ کے فضل سے حق کی تلوار سے رافضیوں اور قبائلی مرتد صحوات کی گردنیں کاٹنی شروع کر دیں اور تیری خواہشوں کے علی الرغم وہ اپنے انجام کو پہنچنے لگے اور انہیں اپنی قبریں خود ہی کھودنے پر مجبور کیا جانے لگا اور انہیں انکے بستروں پر ذبح کیا جانے لگا اور اسی طرح وہ دن دور نہیں جب تو ملحد کردوں اور شام کی مرتد صحوات کو بھی انکے حال پر چھوڑ دے گا تا کہ وہ عراق میں اپنے پچھلوں کی طرح اپنے انجام کو پہنچ جائیں، باذن اللہ۔

بلاشبہ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دیا اور تو نے جھوٹ بولا اے امریکا اور تو خائب و خاسر اور ذلیل ہوا جس دن ہم نے امت مسلمہ کو وہ معانی اور مفاہیم دیے جو اُس سے صدیوں سے غائب ہو چکے تھے اور اللہ کے فضل سے ہم نے وہ شعائر دوبارہ زندہ کیے جو مسلمانوں سے گم ہو چکے تھے اور وہ انہیں بھول چکے تھے، بلکہ اُن میں سے اکثر نے پوری زندگی میں انکا نام بھی نہیں سنا تھا، پس ہم نے خلافت کے قیام کا اعلان کیا، ہاں ہم نے خلافت کا اعلان کیا اور خلیفۃ المسلمین کی بیعت کی جس کی اطاعت معروف میں تمام مسلمانوں پر واجب ہے جب تک وہ اُن میں اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنّت کو قائم رکھے اور انہیں عزت و شرف کی طرف راہنمائی کرے۔ اللہ کے فضل سے یہ راستہ واضح ہو چکا ہے اور ہم اب متفرق جماعتوں، منتشر تنظیموں اور گروہوں میں بٹے ہوئے نہیں رہے۔

اے امریکا تو غرق ہوا اور تجھے کوئی بچانے والا نہیں، اور آج تو پوری دنیا میں جنود خلافت کا شکار بن چکا ہے، اے امریکا تو دیوالیہ ہو چکا ہے اور تیرا زوال ہر دیکھنے والی آنکھ پر ظاہر ہے۔ اس بات کا اِس سے بہتر ثبوت کیا ہو گا کہ ایک گنوار بیوقوف تیرا حاکم بن چکا ہے جسے نہ یہ پتہ ہے کہ شام اور عراق کیا ہے اور نہ یہ پتہ ہے کہ اسلام کیا ہے لیکن اُسکا کام بس دیوانوں کی طرح ہذیانی کیفیت میں اسلام سے دشمنی کا اظہار کرنا اور اُسکے خلاف اعلان جنگ کرنا رہ گیا ہے۔ اب تمہارے سامنے دو ہی راستے ہیں اگرچہ دونوں ہی ایک دوسرے سے زیادہ گراں ہیں، یا تو گزرے وقت سے سبق حاصل کر کے واپس پلٹ جا اور مجاہدین تیرا پیچھے چھوڑا ساز و سامان اور اسلحہ غنیمت بنا لیں یا تو زمین پر اُتر آ اور یہ تو تو کر ہی چکا ہے تو تجھے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے تاکہ موحدین کے سینے ٹھنڈک پائیں، باذن اللہ

اے جزیرہ محمد ﷺ کے اہل سنت! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم سنتے نہیں کیا تم دیکھتے نہیں؟ اگر تم دیکھ نہیں سکتے تو تمہارے دل کہاں ہیں؟ کہاں ہے تمہاری توحید اور تمہارا ایمان؟ کہاں ہے تمہارا اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی کا عقیدہ؟ کیا تم جزیرۂ عرب کے طواغیت کو نہیں دیکھتے؟ اللہ انکے چہروں کو بگاڑ دے اور انکے اقتدار کو زوال پزیر کرے! یہی ہیں جو آج عراق میں رافضیوں کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دینے میں مصروف ہیں بلکہ یہ رافضیوں کو اہل سنت کے علاقوں پر قبضہ کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ کیا وقت نہیں آ گیا کہ تم اپنے سے ذلت و عار کو جھاڑ کر ان خائن مرتدین کے خلاف کھڑے ہو جاؤ جنہوں نے کفر کا کوئی دروازہ نہیں چھوڑا مگر یہ کہ اِس میں داخل ہو گئے ہوں اور مجاہدین سے جنگ کا صلیبیوں کا کوئی منصوبہ نہیں چھوڑا مگر یہ کہ اس منصوبے میں انکی ہر ممکن طریقے سے مدد و نصرت نہ کی ہو۔ کیا وحی و رسالت کی سرزمین شام اور عراق میں اہل سنت کے قتلِ عام میں شرکت کرے گی؟ کیا ارض صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف کے دور کے فاتحین کی سرزمین سے ہیچ پن، ذلت اور پستی کا مظاہرہ ہو گا؟ کہاں ہیں تمہارے غیرت مند؟ کہاں ہیں صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما کے پوتے؟ کہاں ہیں ابو بصیر اور ابو جندل کے پوتے؟ اے بلادُ الحرمین میں موجود ہمارے توحیدی بھائی! طواغیت کے فوجی اور شریر اور فتنہ گر علماء تمہارے آس پاس موجود ہیں، تمہارے سامنے ہی حکومتی امراء اور وزراء ہیں، اپنے دین کی نصرت اور اپنے بھائیوں کا دفاع کرتے ہوئے انہیں اپنے غیض و غضب کی شدت دکھا دو، بے شک اہل اسلام کو ان سے پہنچنے والی تکلیف اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور اہل سنت کی پاکباز عفیفہ بہنیں اِن سے پہنچنے والی تکلیف اور نقصان کی شکایت کر رہی ہیں۔ پس اپنے راستے میں کسی رکاوٹ یا کسی ضدی، خود رائی میں مبتلاء جاہل کو نہ آنے دو۔

اے موصل، تلعفر، رقہ، حلب اور دولتِ اسلامیہ کے تمام محاذوں پر خلافت کے مجاہدو! جان لو کہ ہم اپنے جہاد کے سب سے عظیم مرحلے سے گزر رہے ہیں اور یہ وقت امتِ مسلمہ کی تاریخ کا اہم اور خطرناک ترین موڑ ہے، پس اس عظیم امانت کا بوجھ اٹھانے اور تھامنے والے بن جاؤ اور تم باذن اللہ اس عظیم امانت کا بار اٹھانے کی سب سے زیادہ اہلیت رکھتے ہو۔ زادِ راہ لے لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے اور اللہ سے مدد مانگو اور عاجز نہ ہو، اپنے دلوں کا تعلق اللہ العلیّ الرّحمن سے جوڑ لو اور اسی سے مدد طلب کرو، وہ سبحانہ و تعالیٰ قریب ہے اور مضطر و مجبور کی پکار کا جواب دیتا ہے اور برائی کو دور کرتا ہے، وہ اپنے بندوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ اُسکے سوا کون تھا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات دی، موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پھاڑ دیا، اپنے بندے یونس علیہ السلام کو اپنے احسان اور فضل سے نجات دی اور اپنے بندے محمد ﷺ کی ایک مہینے کی مسافت سے ہی بیٹھ جانے والے رعب سے نصرت کی؟ پس صبر، ثابت قدمی اور اللہ پر توکل کو لازمی پکڑو، {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [آل عمران: 200] (اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ) اور اپنے رب کے اس قول میں خوب غور و فکر کرو، {وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا * وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا} [الطلاق: 2،3] (جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے اللہ اپنا کام پورا کرکے رہتا ہے۔ بلاشبہ اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے)

اے جنودِ خلافت! اے عزتوں کے محافظو اور اپنے دین اور امت کیلئے انتقام لینے والو! ہم نے تمہیں شرف والے اور مضبوط مردانِ کار، عزت کے ساتھ دفاع کرنے والے اور سختی میں صبر کرنے والے گمان کیا ہے۔ پس نصرت، غلبے اور تمکین کے ربانی وعدے پورے کیے جانے کیلئے جدوجہد کرو اور اپنے آپکو شدید ترین تکلیف اور مصیبت کا عادی بنالو۔ یہ موت تو ایک ہی دفعہ آنی ہے پھر عزت کی ایسی زندگی ہوگی جسکا کوئی اختتام نہیں۔ تم پر لازم ہے کہ ارضِ خلافت کی ایک بالشت سے بھی پیچھے نہ ہٹو، سوائے اس کے کہ اُسے مجرم کافروں کے لیے جہنم نہ بنادو۔ گھروں، وادیوں اور سڑکوں پر گھات لگاؤ، انکے پلوں کو بموں سے اڑاؤ اور ان پر پے در پے حملے کرو، انہیں پکڑو، انہیں گھیرو اور انکے لیے گھات میں ہر جگہ بیٹھو۔ اے کرکوک، صلاح الدین، دیالی، فلوجہ، انبار، بغداد اور اسکے شمال اور جنوب میں دولت اسلامیہ کے مجاہدو، اپنی کوششوں کو اور تیز کردو، آگے بڑھو اور نجس رافضیوں اور مکروہ سنی مرتدوں سے پورا پورا بدلہ لو۔ انکو تکلیف اور موت کا مزا چکھاؤ کیونکہ تم اہل جہاد و قتال ہو اور دشمنوں کی گردنیں مارنے والے ہو۔ اپنے معاملے میں اپنے مولیٰ سے مدد مانگو اور اپنا مکمل اعتماد اور توکل اُسی پر رکھو کیونکہ تمام کا تمام معاملہ اُسی کے ہاتھ میں ہے۔

اے خراسان، یمن، سیناء، لیبیا، مغربی افریقہ اور پوری دنیا میں خلافت کے مجاہدو! اللہ کے فضل سے تم اپنی ریاست کے لیے بہترین مددگار اور ساتھ دینے والے ہو۔ پس اللہ کے دشمن کافر مجرموں اور انکے دُم چھلے مرتدوں پر اپنے حملوں کی شدّت کو بڑھادو، اور جان لو کہ اُن کے خلاف جنگ بھڑکانے سے تم عراق اور شام میں دارالاسلام کا کفری امتوں سے دفاع کر رہے ہو اور انکے تحالف اور اکٹھ کو ناکام بنا رہے ہو۔

اے امریکا، روس اور یورپ میں سچے موحدو! اے انصارِ خلافت! اے دشمن کے خلاف اُٹھ کھڑنے ہونے کو محبوب رکھنے والو! آج تم مشرکین کے عین درمیان میں ہو، پس اِس معاملے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرو اور اپنی کوششوں میں سچے ہو جاؤ اور جان لو کہ ہماری اپنے دشمنوں سے ایک وسیع جنگ شروع ہو چکی ہے جس میں دشمن کو نقصان پہنچانا آسان ہے، پس خلافت اور دارالاسلام سے ہٹا کر انکو اپنے آپ میں مشغول کردو، اور اپنے نبی ﷺ کا یہ قول یاد رکھو: (لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا) [رواه مسلم] (کافر اور اس کو قتل کرنے والا (مسلمان) جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے)

یا اللہ! کافروں پر لعنت کر، کہ یہ تیرے راستے سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے اولیاء کو قتل کرتے ہیں۔ اے اللہ! انکے کلمے کو متفرق کردے، انکے مابین بغض وعداوت ڈال دے، انکے پیروں تلے زمین کو ہلا دے اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل کر جو تو مجرم قوم سے نہیں ہٹاتا۔ اے اللہ! اپنے دین کی نصرت فرما اور اپنے کلمے کو بلند فرما اور اپنے جھنڈے کو بلند فرما اے الٰہ حق!

ولا حولَ ولا قوةَ إلا باللهِ، والحمدُ للهِ ربِّ العالمينَ.